رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت ششماہی اندرون ہند

قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۲ | مورخہ ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ | یوم شنبہ | مطابق ۳ اپریل ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۲۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

یکم اپریل ۱۹۳۵ء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت قدرے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے ۔

ممبران نیشنل لیگ کا ایک خاص اجلاس زیر صدارت قریشی محمد صادق صاحب شبنم بی۔اے پریذیڈنٹ لیگ منعقد ہوا۔ جس میں موجودہ حالات پر روشنی ڈالی گئی۔ اور چند اہم ریزولیوشنز باتفاق رائے ممبران لیگ پاس کئے گئے جو اگلے پرچہ میں درج کئے جائیں گے ۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توبہ و استغفار میں مصروف رہو

"گناہ ایک ایسا کیڑا ہے۔ جو انسان کے خون میں ملا ہوا ہے۔ مگر اس کا علاج استغفار سے ہی ہو سکتا ہے۔ استغفار کیا ہے یہی کہ جو گناہ صادر ہو چکے ہیں۔ ان کے ثمرات سے خدا محفوظ رکھے اور جو ابھی صادر ہی نہیں ہوئے۔ اور جو بالقوہ انسان میں موجود ہیں۔ ان کے صدور کا ہی وقت نہ آئے اور اندر ہی اندر وہ جل بھن کر راکھ ہو جائیں۔ یہ وقت بڑے خوف کا ہے۔ اس لئے توبہ و استغفار میں مصروف رہو اور اپنے نفس کا مطالعہ کرتے رہو۔ ہر مذہب و ملت کے لوگ اور اہل کتاب مانتے ہیں۔ کہ صدقات و خیرات سے عذاب ٹل جاتا ہے۔ مگر قبل از نزول عذاب۔ مگر جب نازل ہو جاتا ہے تو ہرگز نہیں ٹلتا پس تم ابھی سے استغفار کرو۔ اور توبہ میں لگ جاؤ تا تمہاری باری ہی نہ آئے۔ اور اللہ تعالےٰ تمہاری حفاظت کرے۔"

(الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرون ہند کے مبلغ اور آنریری کارکن

جلد توجہ کریں

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم کے ساتھ ہمارا مالی سال ۳۰ر اپریل ۱۹۳۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ سے میں ان تمام اصحاب کو جو خواہ سلسلہ کی طرف سے باقاعدہ طور پر ہندوستان سے باہر مختلف ممالک میں مبلغ مقرر ہیں۔ یا آنریری طور پر کام کر رہے ہیں۔ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اپنے کام کی مفصل اور جامع رپورٹیں ۳۰ر اپریل کے معاً بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر لکھکر روانہ کر دیں۔ اور اس بات کا انتظار نہ کریں کہ جب تک نظارت ہذا کی طرف سے خطوط اور چٹھیوں کے ذریعہ رپورٹ کا مطالبہ نہ ہوگا۔ اس وقت تک اس مطالبہ کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔ یہ ایک ایسی عادت پڑ چکی ہے۔ کہ اس کو بدل دینا ضروری ہے۔ ہر ایک مبلغ اور ہر ایک آنریری کارکن اور ہر ایک جماعت جو دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں تبلیغ سلسلہ کا کام کر رہی ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ سال کے اختتام پر اپنی کارگزاری کی رپورٹ فوراً روانہ کیا کرے۔ رپورٹیں خوبصورتی کے ساتھ دلچسپ پیرایہ میں لکھی جائیں۔ اور رپورٹ لکھنے والوں کو صرف اپنا ہی کام نہ دکھانا چاہیئے۔ بلکہ اگر وہاں جماعت قائم ہے۔ تو من حیث الجماعت جو کام ہوا ہو۔ وہ ظاہر کرنا چاہیئے۔ اور اگر کوئی جماعت نہیں ہے۔ تو پھر اپنا کام دکھایا جائے۔

میرا یہ اعلان ۳۰ر اپریل تک بیرون ہند میں ہر جگہ پہونچ جائیگا۔ اس لئے مجھے آخر مئی تک ہر جگہ سے رپورٹیں مل جانی چاہئیں۔ جو یکم مئی ۱۹۳۴ء سے ۳۰ر اپریل ۱۹۳۵ء تک کی کارگزاری پر مشتمل ہوں۔ رپورٹ مرتب کرنے سے پہلے درد صاحب کی رپورٹ مندرجہ اخبار الفضل مورخہ ۲۴ مارچ ملاحظہ کر لی جائے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

۴ر اپریل بروز جمعرات کا روزہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہر جمعرات کو سات روزے رکھنے اور اللہ تعالےٰ سے پیش آمدہ تکالیف کے دور ہونے کے متعلق دعائیں کرنے کی جو تحریک فرمائی ہے اس کے مطابق تیسرا روزہ ۴ر اپریل کو رکھا جائے گا۔ سوائے ان کے جو معذور ہوں۔ تمام احمدی مردوں اور عورتوں کو اس دن روزہ رکھنا چاہیئے۔ اور دعاؤں میں سب کو شریک ہونا چاہیئے۔

خانبہادر شیخ محمد نقی صاحب کا اعلان

جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کے متعلق ایک مضمون کی تردید

روزنامہ "احسان" مورخہ ۱۷ر مارچ ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون منجانب شیخ اعجاز احمد دہلوی پسرم کی جانب سے شائع ہوا تھا۔ جس میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء کے جدید تقرر پر اپنی رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔ مضمون کو پڑھ کر مجھے سخت تعجب ہوا۔ چنانچہ میں نے یہ ضروری سمجھا۔ کہ اعلان ہذا کے ذریعہ اگر کوئی غلط فہمی ہو۔ تو اس کو رفع کر دوں۔ میں یہ علانیہ تحریر کرتا ہوں۔ کہ جو اعلان پسرم اعجاز احمد نے کیا ہے اس سے میرا کوئی تعلق یا واسطہ نہیں ہے۔ اور نہ اعلان مذکور کی نسبت مجھے کوئی اطلاع دی گئی ہے اور نہ میں ایسے اعلانات کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہوں۔ بلکہ میں ایسے اعلانات کے سخت خلاف ہوں اس اعلان کا مضمون میری رائے کے سخت خلاف ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ پسرم مذکور کا ایسا کرنا محض اس کی دماغی کمزوری کا باعث ہے۔ جو تکلیف اس کو کچھ عرصہ سے ہو چکی ہے۔

(خانبہادر شیخ محمد نقی رئیس آنریری مجسٹریٹ ملیح آباد)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

۳۱ر مارچ ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

نمبر	نام		نمبر	نام
۱	سیدہ بیگم صاحبہ ضلع گورداسپور		۷	Chima Lebbe Mariker Ceylon.
۲	غلام احمد شاہ صاحب کشمیر		۸	سید عبدالرحیم صاحب۔ حیدرآباد دکن
۳	عبدالغفار صاحب 〃		۹	Joosab Bachoo Bhuj Cutch
۴	محمد سلطان صاحب 〃			
۵	خیر النساء صاحبہ بنگلور سٹی			
۶	موجود صاحب سیلون			

مجلس مشاورت کا ایجنڈا

سکرٹری صاحبان جماعتہائے احمدیہ کو ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء معہ بجٹ یا صرف ایجنڈا بھجوایا جا چکا ہے جس جماعت کو نہ پہونچے۔ دوبارہ منگالے۔

ابھی تک اکثر جماعتوں کی طرف سے نمائندگان کے انتخاب کی اطلاع دفتر ہذا میں نہیں پہونچی۔ عہدیداران جماعت کا جلد اجلاس کر کے منتخب شدہ نمائندگان کے اسماء سے اطلاع دیں۔

جو لجنات اماء اللہ رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ ان کو بھی ایجنڈا و بجٹ ارسال ہو چکا ہے۔ اجلاس مجلس مشاورت سے قبل اپنی اپنی لجنات کی متذکرہ امور کے متعلق تحریری آراء مجھے بھجوا دیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری

سر میاں فضل حسین صاحب کی خدمات کا اعتراف

۲۹ر مارچ بعد نماز جمعہ جماعت احمدیہ انبالہ شہر کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق آراء پاس ہوا۔

"جماعت احمدیہ انبالہ شہر کا یہ غیر معمولی اجلاس آنریبل میاں سر فضل حسین صاحب کی ان شاندار اور بے لوث ملکی اور ملی خدمات کا جو انہوں نے ملک اور خاص طور پر مسلمانوں کی ایسے پر آشوب زمانہ میں کی ہیں۔ صدق دل سے اعتراف کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے۔ کہ خدا بزرگ و برتر میاں صاحب موصوف کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ آمین"

(نامہ نگار)

ایک تبلیغی ٹریکٹ

بعض دوست ٹریکٹ تبلیغی ۳۳ "کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے" کا مطالبہ کرتے ہیں۔ جن دوستوں کو اس ٹریکٹ کی ضرورت ہو اطلاع دیں۔ کیونکہ یہ ٹریکٹ ختم ہو چکا ہے۔ اگر زیادہ ضرورت ہوئی تو اس کو پھر چھپوا لیا جائے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۲۹ قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ذوالحجہ ۱۳۵۳ھ جلد ۲۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احراریوں نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب کے مقدمہ کو حصولِ زر کا ذریعہ بنا رکھا ہے

احراریوں کی غرض و غائت چونکہ محض یہ ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف شور و شر پیدا کر کے جلب زر کی صورت پیدا کریں۔ اور عوام کو مذہب کے نام سے اشتعال دلا کر ان کی جیبیں خالی کرائیں۔ اس لئے وہ خلافِ امن۔ اور خلاف قانون حرکات کے مرتکب ہونے لگے۔ اور اسی غرض سے قادیان کے قریب جلسہ کر کے انہوں نے بدزبانی۔ بدگوئی اور اشتعال انگیزی کو انتہار تک پہونچا دیا ؎

اس پر جب حکومت کی طرف سے سید عطاء اللہ شاہ صاحب صدر احرار کانفرنس کے خلاف ان کی سخت دل آزار۔ اور منافرت انگیز تقریر کی بناء پر مقدمہ چلایا گیا تو باوجود "امیر شریعت" کہلانے۔ انگریزی حکومت کو شیطانی حکومت سمجھنے۔ اور سرکاری عدالتوں کو ناقابل تسلیم قرار دینے کے مقدمہ لڑنے۔ اور اپنی صفائی پیش کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور ہر ہر قدم پر کوشش کی۔ کہ مقدمہ کو جس قدر طول دیا جا سکے۔ دیں۔ تا کہ مقدمہ کی وجہ سے آمدنی کا جو ذریعہ پیدا ہوا ہے۔ اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں چنانچہ اس دوران میں احراری لیڈروں نے جگہ جگہ پھر کر۔ اور عوام کو مختلف طریقوں سے اکسا کر روپیہ جمع کرنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اور کر رہے ہیں۔ اسی سلسلہ میں اخبار "احسان" نے "مسلمانان ہند کا ایک اہم فریضہ" بیان کرتے ہوئے حصول زر کے لئے جو اپیل کی ہے۔ اس میں لکھا ہے:۔

"مجلس احرار اسلام ہند اور شاہ صاحب کے احباب نے جن مصالح کے پیش نظر یہ مقدمہ لڑنا ضروری سمجھا۔ ان کے سامنے شاہ صاحب کو سر تسلیم خم کرتے ہی بن آئی۔ مقدمہ کی روداد جو ایک ماہ سے زائد عرصہ سے عامۃ المسلمین کے سامنے پیش ہو رہی ہے۔ وہی اس پر شاہد و دال ہے۔ کہ مصالح دینی کے لحاظ سے اس مقدمہ میں صفائی پیش کرنا کس قدر ضروری اور لازمی امر تھا"۔

اخبار احسان نے جن "مصالح دینی" کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگرچہ ان کی کوئی تشریح نہیں کی گئی۔ لیکن وہ سوائے اس کے کیا ہو سکتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف لوگوں کے جذبات کو مشتعل کیا جائے۔ اور سلسلۂ عالیہ احمدیہ سے لوگوں کو متنفر کر کے جماعت احمدیہ کی ترقی کو روکنے کی کوشش کی جائے ؎

اب دیکھنا یہ چاہیئے۔ کہ کیا احراریوں کو یہ مقصد حاصل ہو رہا ہے۔ واقعات اور حالات بتاتے ہیں۔ کہ اگرچہ ایک خاص طبقہ میں جو شروع سے ہی اپنی عقل و سمجھ احراریوں کے حوالے کر چکا — اور ٹھنڈے دل سے غور کرنے کی اہلیت کھو چکا ہے۔ احراریوں کی اشتعال انگیزیوں کی وجہ سے جو تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ کی جا رہی ہیں۔ جماعت احمدیہ کے خلاف بغض و کینہ۔ اور دشمنی و عداوت کے جذبات میں ترقی ہو رہی ہے لیکن سمجھدار اور سنجیدہ مزاج لوگ تحقیقِ حق کی طرف متوجہ ہو کر اصل حقیقت تک پہونچ رہے ہیں۔ اور بسرعت حق قبول کر رہے ہیں جس کا بہت بڑا۔ اور ناقابل تردید ثبوت یہ ہے۔ کہ ان تین ایام میں بھی جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ شہادت دینے کے لئے گورداسپور تشریف لے جاتے رہے۔ ایک سو سے زائد اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور بہت سے لوگ احمدیت کے متعلق تحقیق میں مصروف ہو چکے ہیں ؎

اس کے مقابلہ میں احراری بتائیں۔ کہ انہیں کیا حاصل ہوا۔ کیا مقدمہ لڑتے ہوئے اس وقت تک کسی ایک احمدی کو بھی وہ صراطِ مستقیم سے برگشتہ کر سکے۔ مقدمہ کی جو روئداد وہ ایک ماہ سے زائد عرصہ سے عامۃ المسلمین کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ اس نے جماعت احمدیہ کو کیا نقصان پہونچایا اور اس کی ترقی میں کیا روکاوٹ پیدا کی ہے ؎

احراری اپنا دل خوش کرنے کے لئے۔ اور عوام سے روپیہ وصول کرنے کے لئے جو چاہیں۔ کہتے پھریں لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ باوجود ان کے انتہائی شور و شر کے نتائج کے لحاظ سے جماعت احمدیہ ہی کامیاب ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدیت ہی ترقی کر رہی ہے ؎

تعجب ہے۔ کہ "احسان" نے ایک طرف تو یہ دعوےٰ کیا ہے۔ کہ

"یہ مقدمہ ایک عطاء اللہ شاہ بخاری کی طرف سے نہیں۔ بلکہ تمام مسلمانانِ ہند کی طرف سے دین اسلام کے شئون کے تحفظ کی خاطر لڑا جا رہا ہے۔ اور اس کی طوالت کے باعث مصارف بھی بہت زیادہ پیش آ رہے ہیں"۔

اور دوسری طرف یہ لکھا ہے:۔ کہ

"اس مقدمہ کی اگلی منزل بحث کی تیاری ہے۔ جس کے لئے قابل قانونی دماغوں کی خدمات اور اُن کے اوقات کا حصول ضروری ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ کام روپے کے بغیر نہیں ہو سکتا ممکن ہے۔ کہ شاہ صاحب کو سزا ہو جائے۔ اور مقدمہ کو آگے عدالتِ عالیہ تک لے جانے کی ضرورت پیش آ جائے۔ لہٰذا اس مقدمہ کے مصارف مہیا کرنے کے لئے سب مسلمانوں کو بقدر استطاعت حصہ لینا چاہیئے"۔

اس کے متعلق سوال یہ ہے۔ کہ کیا بالفاظ "احسان" "امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ان لاکھوں عقیدت مندوں سے جو ان کے مواعظِ حسنہ سننے کے لئے ہر وقت ہمہ تن گوش بنے رہتے ہیں" دو چار بھی "قابل قانونی دماغوں" والے ایسے نہیں مل سکتے۔ جو اپنی خدمات بغیر روپیہ کے پیش کر سکیں۔ اور اپنے اوقات مفت دے سکیں۔ اگر نہیں۔ تو امیر شریعت کی حقیقت معلوم۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ کسی قابل دماغ رکھنے والے کے نزدیک امیر شریعت کی کوئی وقعت نہیں ہے۔ پھر جبکہ دعوےٰ یہ ہے۔ کہ "یہ مقدمہ تمام مسلمانان ہند کی طرف سے دین اسلام کے شئون کے تحفظ کی خاطر لڑا جا رہا ہے"۔ تو کیا تمام مسلمانان ہند میں کوئی قابل قانونی دماغ رکھنے والا ایسا نہیں۔ جو اس مقدمہ کے لئے اپنا وقت مفت دے سکے ؎

پس یا تو یہ بالکل غلط۔ اور جھوٹا دعوےٰ ہے۔ کہ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کا مقدمہ تمام مسلمانان ہند کی طرف سے لڑا جا رہا ہے۔ یا قابل قانونی دماغوں کی خدمات حاصل کرنے کے لئے روپیہ کا مطالبہ غلط ہے۔ اور اس مقدمہ کو حصول زر کا ذریعہ سمجھ کر ایسا کیا جا رہا ہے۔ احراریوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے امیر شریعت کے عقیدتمندوں میں سے جن کی نسبت ان کا دعوےٰ ہے۔ کہ لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ قابل دماغوں کی خدمات مفت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اور بے چارے مسلمانوں پر اس کا بار نہ ڈالیں لیکن اگر کوئی شخص مفت یہ کام کرنے کیلئے انہیں نہیں مل سکتا۔ تو پھر امیر شریعت کا جو ڈھونگ انہوں نے رچا رکھا ہے۔ اس کا کیا مطلب ؎

اخبار "احسان" کی انتہائی فریب کاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فسخ بیعت کی فرضی اور خود ساختہ فہرست کی اشاعت

خدا تعالےٰ کے فضل سے احراریوں کی انتہائی مخالفت کے باوجود جماعت احمدیہ کو جو روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ اور نئے بیعت کرنے والوں کی جو فہرستیں شائع کی جا رہی ہیں۔ وہ احراریوں کے سینوں میں تیر کی طرح پیوست ہو رہی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے وہ سخت تلملا رہے ہیں۔ اس تلملاہٹ کو دُور کرنے اور عوام کو دھوکہ دینے کے لئے احراری اخبارات نے ایک آدھ بار پہلے بھی کوشش کی تھی لیکن منہ کی کھا کر خاموش ہو گئے۔ اور ہمارے اس چیلنج کو منظور کرنے کی جرأت نہ کر سکے۔ کہ ہم ان اصحاب کو پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جن کے نام شائع کر رہے ہیں۔

اب اخبار "احسان" نے ایک نئی فریب کاری کی طرح ڈالتے ہوئے ۳۱ر مارچ کے پرچہ میں "مرزا محمود کی بیعت فسخ کر دی" اور "فہرست ۱" کے عنوان سے کچھ مردوں اور عورتوں کے نام درج کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"حسب ذیل حضرات نے ہمیں اطلاع دی ہے۔ کہ انہوں نے خلیفہ قادیان کی بیعت فسخ کر دی ہے۔ غالباً یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کے نام الفضل میں تازہ بیعت کرنے والوں کی فہرست میں شائع ہوئے تھے"

اس طرح ظاہر تو یہ کیا گیا۔ کہ جن لوگوں کے نام احسان نے شائع کئے ہیں۔ انہوں نے فسخ بیعت کی اور اپنے خود اطلاع دی ہے۔ لیکن حقیقت ہے۔ کہ احسان کے "مدیر و سردبیر" نے مع اپنے معاونین کے یہ نام "الفضل" میں شائع شدہ فہرستوں میں سے بڑی کد و کاوش کے ساتھ خود منتخب کر لئے ہیں۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ ان کی یہ ساری محنت و مشقت نہ صرف رائگاں گئی۔ بلکہ ان کی پیشانی پر دھوکہ دہی اور فریب کاری کا ٹیکا بھی لگا گئی۔ جیسا کہ ذیل کے امور سے ظاہر ہے۔

(۱) احسان کی شائع کردہ فہرست میں پنجاب کے مختلف اضلاع کے علاوہ۔ کشمیر۔ حیدر آباد دکن۔ جے پور۔ کٹک۔ اڑلیسہ کے ایک ایک شخص کا نام بھی موجود ہے۔ اگر ان لوگوں نے فی الواقع فسخ بیعت کے خطوط احسان کے "مدیر و سردبیر" کی خدمت میں ارسال کئے تو لازمی بات ہے کہ وہ ایک ہی دن دفتر احسان میں نہیں پہونچ سکتے۔ بلکہ مختلف ایام میں پہونچے ہونگے۔ پھر کیا وجہ ہے۔ کہ جس طرح پہلے ایک آدھ شخص کے فسخ بیعت کا اعلان احسان شائع کرتا رہا ہے۔ ان خطوط کو اس نے ساتھ کے ساتھ شائع نہ کیا۔ اور کس بات کے انتظار میں ان خطوط کو جمع کرتا رہا۔ ایسی صورت میں نہ صرف پنجاب کے مختلف اضلاع کے بلکہ ہندوستان کے دور دراز علاقوں کے لوگوں کو ایک دن کی فہرست میں جمع کر کے پیش کرنا ثبوت ہے اس بات کا کہ یہ سب کی سب فہرست جعلی ہے۔ جو الفضل کے مختلف پرچوں میں سے خود تیار کر لی گئی ہے۔

(۲) الفضل میں شائع ہونے والے ناموں کے ساتھ صرف ضلع درج کیا جاتا ہے۔ تاکہ مفصل پتہ دینے سے مخالف کوئی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کر سکیں۔ "احسان" نے بھی اپنی مرتب کردہ فہرست میں صرف ضلع ہی لکھا ہے۔ لیکن چونکہ ہمارے پاس ان ناموں کے مفصل پتے موجود ہیں۔ اور اکثر اصحاب دیہات اور قصبوں کے رہنے والے ہیں۔ اس لئے ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں۔ کہ ان دیہات میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جن میں سے کسی نے "احسان" اور اس کے "مدیر سردبیر" کا نام تک نہیں سُنا ہو گا۔ ایسی صورت میں کس طرح ممکن ہے کہ وہاں سے فسخ بیعت کا خط مدیر موصوف کی خدمت میں پہونچ جاتا کیا "احسان" اس بات کے لئے تیار ہے۔ کہ اس کے شائع کردہ ناموں میں سے جن کے مفصل پتے ہمارا نمائندہ اس کے سامنے پیش کرے۔ ان کے متعلق ثابت کر سکے۔ کہ وہاں کا کوئی آدمی اس کا خریدار ہے۔

(۳) مولوی جلال الدین کوہاٹی کے نام سے جعلی مضمون شائع کرنے کے بعد "احسان" نے چیلنج دیا تھا۔ کہ الفضل اپنے نمائندہ کے ذریعہ اصل مسودہ دیکھکر اطمینان کر سکتا ہے۔ کہ وہ مولوی جلال الدین صاحب کا ہی لکھا ہوا ہے۔ لیکن جب ہمارا نمائندہ دفتر احسان میں پہونچا۔ تو مسودہ دکھانے سے انکار کر دیا گیا۔ کیا اب "احسان" اس بات کے لئے تیار ہے کہ اس کی شائع کردہ فہرست میں جن ناموں کے اصل خطوط ہمارا نمائندہ دیکھنا چاہے وہ دکھا دے۔ اگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہو۔ اور یقیناً نہ ہو گا۔ تو اس میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی شائع کردہ تمام کی تمام فہرست جعلی اور خود ساختہ ہے۔

(۴) اس فہرست کے جعلی ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے۔ کہ "احسان" نے بیعت فسخ کرنے والوں میں ایک نام "معین الدین صاحب یو۔ پی" درج کیا ہے۔ یہ الفضل ۱۴ر مارچ میں نو مبایعین کی جو فہرست شائع کی گئی ہے۔ اس میں شامل تھا۔ اس کے متعلق مولوی خیر الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لکھنؤ کی طرف سے خط موصول ہوا ہے جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ "برادرم محی الدین صاحب نے بیعت کی ہے غلطی سے ان کا نام بجائے محی الدین کے معین الدین الفضل میں چھپ گیا۔ تصحیح کرا دیں"

ابھی تصحیح شائع نہیں ہو سکی تھی۔ کہ "احسان" کے مدیر و سردبیر الفضل کی فہرستیں لے کر فسخ بیعت کی "فہرست ۱" تیار کرنے کے لئے بیٹھ گئے۔ اور اندھا دھند نام منتخب کرنے شروع کر دیئے۔ اور انہوں نے وہی نام اچک لیا۔ جو الفضل میں غلط چھپ گیا تھا۔ اور اس طرح ان کی چوری پکڑی گئی۔ اگر ان حضرات نے "احسان" کو بیعت فسخ کرنے کی اطلاعات خود بھیجی تھیں۔ تو معین الدین کہاں سے پیدا ہو گیا۔ جو کہ غلط نام شائع ہونے کی وجہ سے کوئی وجود ہی نہیں رکھتا۔ اور بیعت کرنیوالے کا نام محی الدین ہے۔

یہ اس بات کا کھلا اور واضح ثبوت ہے۔ کہ احسان کی شائع کردہ فہرست اس کی خود ساختہ ہے۔ جو محض فریب اور دھوکہ دینے کے لئے شائع کی گئی ہے۔ ورنہ ان اصحاب میں سے نہ کسی نے فسخ بیعت کی اطلاع اسے دی۔ اور نہ بیعت فسخ کی۔ جن لوگوں کی دیانت کی یہ حالت ہو۔ جو دھوکہ اور فریب جائز سمجھتے ہوں۔ جو دروغ گوئی اور جھوٹ کو شیر مادر کی طرح استعمال کرتے ہوں۔ ان کی طرف سے جب یہ دعویٰ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اسلام کے محافظ تمام دُنیا یا کم از کم مسلمانانِ ہند کے نمائندے اور اسلام کی اصل تعلیم پر چلنے والے ہیں۔ تو غور کرنا چاہیئے۔ کہ یہ دعوے انہیں کہاں تک زیب دیتا ہے۔ اور ان کا وجود اسلام کے روشن چہرہ پر کیسا بدنما داغ ہے۔

اسلامی شریعت اور مجرم کو بطور خود سزا دینا

عام مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے والے مسلمان اخبارات نے جب کراچی اور قصور کے حادثاتِ قتل کے بعد ایک طرف قاتلوں کی بیجا تعریف و توصیف کر کے اور دوسری طرف یہ بیان کر کے کہ شاتم رسول اللہ کو قتل کرنے کا ہر مسلمان کو حق ہے۔ بیچارے عوام کو مشتعل اور گمراہ کرنا شروع کیا۔ تو ہم نے اس کے خلاف آواز اُٹھائی۔ اور صاف لکھدیا۔ کہ اسلام کسی فرد واحد کو قطعاً یہ اجازت نہیں دیتا۔ کہ کسی بڑے سے بڑے مجرم کو بطور خود سزا دے۔ بلکہ یہ فرض حکومت کا قرار دیتا ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ دوسرے مسلمان اخبارات بھی اگر یہ حقیقت بیان کرتے۔ تو کراچی کا وہ حادثہ رونما نہ ہوتا۔ جس میں بہت سے مسلمان مقتول و مجروح ہوئے۔ معاصر "انقلاب" نے اب لکھا ہے۔ کہ "مجرمین کے جرائم کا فیصلہ اور ان پر سزاؤں کا نفاذ کلیۃً عدالتوں سے متعلق ہے۔ اسلامی شریعت نے کسی فرد واحد کو یہ حق عطا نہیں کیا۔ کہ وہ بطور خود کسی مجرم کو سزا دیدے"

یہ بات خوب اچھی طرح مسلمانوں کے ذہن نشین کرنیکی ضرورت ہے۔

موجودہ پُرفتن ایّام کے متعلق خواب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض احباب نے حال میں حالات موجودہ سے تعلق رکھنے والے اپنے جو خواب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں لکھے ہیں وہ درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

(۴۶)

دیکھا کہ میں اور حضور ایک کشتی میں سوار ہیں۔ وہ کشتی دریا میں جارہی ہے، حضور پُرنور اسے چلا رہے ہیں۔ یہ کشتی جس جانب سے آرہی ہے۔ اس طرف روشنی ہے اور جس جانب جارہی ہے اس طرف تاریکی ہے۔ کشتی کے اوپر ایک خوشنما اور بہت ہی نورانی ستون ہے۔ جو تین قسم کی روشنی کا بنا ہوا ہے۔ اور سیدھا آسمان تک پہنچا ہوا ہے۔ اس روشن ستون سے کچھ فاصلہ پر آسمان کی جانب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کشتی کے اوپر اڑ رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوپر اسی روشن اور نورانی ستون کے درمیان ایک اور وجود اڑتا ہوا نظر آرہا ہے۔ یہ روشنی کشتی سے لے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تک ذرا کم روشن ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر اس وجود تک بہت زیادہ روشن ہے۔ پھر اس وجود سے لے کر آسمان تک اس سے زیادہ روشن ہے۔ روشنی کا پہلا حصہ دوسری دونوں روشنیوں کے مقابلہ میں مدھم نظر آتا ہے۔ لیکن دراصل وہ بھی بہت روشن ہے۔ نورانی ستون کشتی کے ساتھ ساتھ آگے چلتا نظر آتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دوسرا وجود بھی ساتھ ساتھ اڑ رہے ہیں۔ جو حصہ کشتی طے کرتی جاتی ہے وہ روشنی میں شامل ہوجاتا ہے۔ کچھ فاصلہ پر جاکر حضور پُرنور نے اس عاجز سے سوال کیا۔ کہ میں تمہارا امتحان لینا چاہتا ہوں۔ تمہیں میرے حکم کی تعمیل کرنی ہوگی۔ میں نے عرض کیا فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ حضور نے فرمایا وہ دیکھو میں نے دیکھا تو مجھے دو بڑے بڑے تختے نظر آئے۔ جن پر ایک ایک گز لمبی سلاخیں لگی ہوئی ہیں۔ اور ایک تختہ کی سلاخیں دوسرے تختہ کی سلاخوں سے ملی ہوئی ہیں۔ حضور نے فرمایا اس کے درمیان یعنی ایک تختے پر جاکر لیٹ جاؤ۔ میں جانتا ہوں۔ کہ اگر میں لیٹا تو دوسرا تختہ میرے اوپر آگرے گا مجھے ٹکڑے ٹکڑے کردے گا۔ میں نے کوئی چون وچرا نہ کی۔ اور بخوشی حضور کے حکم کی تعمیل بجالانے کے لئے تختہ پر جالیٹا۔ دوسرا تختہ میرے اوپر آپڑا۔ مگر میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ دونوں تختے نہیں۔ بلکہ مخمل کی طرح نرم چیز ہے۔ اس کا اوپر کا حصہ سبز رنگ کا ہے اور نیچے کا سرخ رنگ کا۔ میں اس میں لیٹا ہوا ہوں۔ اور ایک خاص لطف محسوس کر رہا ہوں۔ اس اثناء میں حضور آئے اور مجھے فرمایا اٹھ تو پاس ہوگیا۔ جب میں اٹھا تو دیکھا کشتی چلی جارہی ہے۔ اور حضور پُرنور اور یہ عاجز اس میں سوار ہیں۔ کشتی تاریکی کو طے کرتی ہوئی آگے جارہی ہے۔ اور وہ روشنی کا نورانی ستون کشتی کے اوپر ساتھ ساتھ جارہا ہے اسی طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور وہ وجود بھی ساتھ ساتھ روشنی کے نورانی ستون میں کشتی کے اوپر اوپر اڑتا آرہا ہے۔ کچھ فاصلہ پر جاکر حضور نے پھر فرمایا میں تیرا امتحان لینا چاہتا ہوں۔ تمہیں میرے حکم کی تعمیل کرنی ہوگی لیکن مجھے یہ اس وقت پہلی ہی بات محسوس ہوتی تھی۔ کیونکہ جو واقعہ وقوع میں آچکا تھا۔ وہ میرے ذہن سے بالکل ایسا ہی نکل گیا تھا۔ جیسے وقوع میں ہی نہیں آیا۔ اس عاجز نے حضور پُرنور سے عرض کیا۔ حضور فرمائیں حضور نے حسب معمول فرمایا وہ دیکھو۔ میں نے دیکھا کہ دو بڑے بڑے پتھر ہیں۔ جو آپس میں ٹکرا رہے ہیں۔ یعنی ایک دوسرے پر آکر پڑتا ہے۔ میں نے دیکھ کر عرض کیا۔ حضور ہاں میں دیکھتا ہوں۔ کہ دو پتھر پڑے ہیں۔ اور وہ آپس میں ٹکرا رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ جاؤ اور ایک پاٹ پر بیٹھ جاؤ۔ اس عاجز نے حضور پُرنور کے حکم کی تعمیل میں ایسا ہی کیا۔ اور جاکر اس پاٹ پر بیٹھ گیا۔ میرے دیکھتے ہی دیکھتے دوسرا پاٹ آکر مجھ پر گرا۔ میں نے دیکھا کہ حضور پُرنور میرے پاس کھڑے ہیں۔ اور میں حضور پُرنور کے پاس کھڑا ہوں۔ اور جہاں میں بیٹھا تھا وہاں سے حضور نے ایک سیپی اٹھائی۔ اور مجھے کھول کر دکھائی۔ جب میں نے دیکھا تو سبحان اللہ ایک خوش نما سبز رنگ کا موتی دیکھا جس میں سے سفید نورانی چمک دمک سلمہ ستارہ کی طرح چمک رہی تھی اور ایسی خوبصورت تھی۔ کہ دل چاہتا تھا۔ کہ اس کو دیکھتے رہیں اتنے میں اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ہم یعنی یہ عاجز اور حضور کشتی پر سوار ہیں۔ اور کشتی اپنی اسی سجاوٹ میں اسی نورانی ستون کے نیچے جارہی ہے۔ اور دوسرا واقعہ جو ابھی وقوع میں آیا تھا۔ بالکل بھول گیا۔ اور پہلے کی طرح ہی ذہن بالکل اس واقعہ سے خالی ہوگیا۔ اور ایسا محسوس ہوا کہ ابھی کشتی اسی طرح جارہی ہے:-

اسی طرح کچھ فاصلے پر جاکر حضور نے پھر فرمایا میں تیرا امتحان لینا چاہتا ہوں۔ میں نے حسب معمول حضور سے عرض کیا کہ حضور فرمائیں میں حضور کے حکم کی تعمیل کروں گا حضور پرنور نے فرمایا۔ وہ دیکھو میں نے اس طرف دیکھا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ دو پہاڑ آپس میں ٹکرا رہے ہیں۔ اور ان میں سے آواز آرہی ہے آب حیات آب حیات حضور نے فرمایا جاؤ وہاں سے مجھے آب حیات لاکر پلاؤ۔ یہ عاجز ان پہاڑوں کی طرف گیا۔ دیکھا کہ پہاڑ بڑی جلدی جلدی آپس میں ٹکرا رہے ہیں۔ اور ان کے نیچے آب حیات ہے۔ میں سوچتا ہوں۔ کہ یہ اتنی جلدی جلدی ٹکرا رہے ہیں۔ نیچے کس طرح جاؤں اور کیسے آب حیات لاؤں۔ اگر نیچے جانے کی کوشش کروں۔ تو پہاڑوں کی آڑ میں آکر پیسا جاؤں گا۔ لیکن حضور پُرنور کے حکم کی تعمیل میں بالکل پروا نہ کرتے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہوئے ان پہاڑوں کی آڑ میں آب حیات حاصل کرنے کے لئے کود پڑا۔ کودتے ہی میں نے دیکھا کہ نہ وہاں کوئی پہاڑ ہے اور نہ کوئی اور خطرہ۔ بلکہ ایک سبز میدان ہے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہیں۔ اور میں پکار پکار کر کہہ رہا ہوں۔ کہ آب حیات کہاں ہے۔ آب حیات کہاں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آؤ میں تمہیں آب حیات دوں۔ میں حضور پُرنور سرور دوجہاں کی طرف گیا۔ تو حضور پُرنور سرور دوجہاں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے موہنہ سے کچھ سفید رنگ کا لعاب نکال کر دیا۔ اور میرے ہاتھ کی ہتھیلی پر رکھ کر کہا جاؤ محمود کو دے دو۔ میں نے وہ لعاب لاکر حضور پرنور کے سامنے پیش کیا۔ حضور پُرنور نے میرا ہاتھ چاٹ لیا۔ بعد میں اس عاجز نے بھی اسی اپنے ہاتھ کو چاٹ لیا۔ اور حضور پُرنور نے میرا ہاتھ چاٹ کر فرمایا کامیاب ہوگئے۔ پھر دیکھا کشتی پر سوار ہیں اور کشتی کے آگے جو پہلے تاریکی تھی۔ وہ نظر نہیں آتی۔ اور ہماری کشتی بالکل روشنی میں اپنے تمام ساز و سامان یعنی نورانی روز روشن ستون کے ساتھ خراماں خراماں جارہی ہے۔

خاکسار مرزا ارشد بیگ قادیان

(۴۷)

دیکھا کہ جماعت احمدیہ کے بہت سے افراد ریل پر سوار ہیں۔ اور جس پہلے سٹیشن پر گاڑی جاکر ٹھہری۔ اس سٹیشن کے سامنے کی دیوار پر جس پر عموماً سٹیشن کا نام لکھا ہوا ہوتا ہے۔ موٹے حروف سے اس سٹیشن کا نام صبر لکھا ہوا ہے۔ گاڑی ٹھہری۔ اور ہم سب اس سٹیشن کا یہ نام پڑھ کر حیران ہوگئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھوڑی دیر کے بعد گاڑی پھر روانہ ہوئی اور جلدی ہی ایک دوسرا اسٹیشن آگیا۔ پہلے اسٹیشن کی طرح اس سٹیشن کی دیوار پر بھی ایک ہی لفظ میں اس سٹیشن کا نام موٹے حروف میں کام لکھا ہوا دیکھا۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔

خاکسار:۔ غلام محمد مدرس فیض اللہ چک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ بہت عمدہ خواب ہے۔

(۴۸)

دیکھا کہ ایک بہت بڑی جھیل ہے جس میں یہ عاجز غسل کررہا ہے۔ اس جھیل کا پانی بھی گو صاف ہے۔ مگر بندہ کے غسل کرتے کرتے اس جھیل کے پانی کے اندر ایک نہایت شفاف اور شیشے کی طرح صاف ندی بہت تیز رفتاری میں داخل ہونا شروع ہوئی۔ اور بجلی کی رفتار کی تیزی سے وہ ندی اس جھیل کے اندر آگے آگے بڑھنے لگی۔ گو وہ ندی بھی جھیل کے اسی پانی کے اندر چل رہی ہے۔ مگر اس ندی کی دھار جھیل کے پانی میں صاف طور پر بڑھتی ہوئی نظر آتی ہے اور جھیل کا پانی بھی بڑھ رہا ہے بندہ جلدی جلدی غسل کرکے باہر نکلا۔ اس وقت رات کا وقت تھا۔ یہ عاجز کیا دیکھتا ہے کہ چاند آسمان سے اترنا شروع ہوا۔ اور اس جھیل میں داخل ہوگیا۔ جھیل کا پانی کھولنے لگا۔ اور ایسا معلوم ہوا کہ چاند غسل کررہا ہے کیونکہ غسل کرنے والے کی طرح پانی نیچے اوپر ہورہا تھا۔ بندہ یہ معاملہ دیکھ کر جھیل کے کنارے کے مکان میں اپنے کسی ساتھی کو جو معلوم نہیں کون تھا۔ خبر دینے کے لئے گھبرایا ہوا داخل ہوا۔ اور اس کو جگاکر کہا۔ باہر نکل کر دیکھو۔ کہ کیا ہوا۔ چاند آسمان سے اترکر جھیل میں داخل ہوگیا ہے۔ اب خدا جانے کیا ہو۔ اس کے بعد جب ہم دوبارہ اس نظارہ کو دیکھنے کے لئے کھڑکی سے جھانکنے لگے تو کیا دیکھتے ہیں۔ کہ بالکل ہمارے نزدیک جھیل کے پانی میں ایک نہایت ہی حسین شکل ظاہر ہوئی۔ اس کے سر پر تاج ہے اور تاج کی چوٹی پر ایک نہایت ہی روشن چراغ جل رہا ہے اور باوجود پانی میں رہنے کے وہ چراغ گل نہیں ہوتا۔ اور اس کا لباس بھی نہایت پرشوکت اور شاہانہ ہے اور لگے ہیں سینکڑوں بے بہا جواہرات ہیں۔ ممکن ہے وہ پانی میں کسی سواری پر ہو مگر وہ سواری بھی اگر ہوگی۔ پانی کے اندر ہوگی۔ ہم صرف اس کے جسم کو کمر تک دیکھ رہے ہیں۔ باقی حصہ پانی میں ہے۔ مگر حرکات سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسا کہ وہ گھوڑے پر یا کسی اور سواری پر سوار ہے کچھ دیر تک وہ ہماری طرف دیکھتا رہا۔ پھر غائب ہوگیا۔ اس کے بعد جب ہم نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو کیا دیکھتے ہیں چاند بدستور چمک رہا ہے۔ اس شکل کے ظاہر ہوتے ہی عاجز کے ساتھی نے کہا۔ یہ ستنگی ہے۔ اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔ ستنگی کا لفظ اس سے قبل بندہ نے کبھی نہ سنا تھا۔ دوسرے دن جب صبح ہوئی تو بندہ نے یہاں کے باشندوں سے پوچھا۔ کہ آیا یہاں کی زبان میں ستنگی کوئی لفظ ہے تو انہوں نے بتایا۔ کہ ستنگی ایک نہایت ہی خوشبودار چیز ہے۔ جو اکثر گھروں میں خوشبو کے لئے جلاتے ہیں۔ اور اس کی خوشبو سے اردگرد کے مکان بھی مہک جاتے ہیں مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خواب بھی حضور کے متعلق ہے اور حضور ہی وہ چاند ہیں جو آسمان سے اترا۔ اور جس نے الہام کے پانی میں غسل کیا۔ اور ستنگی کی شکل میں مصلح موعود بن کر شاہانہ لباس و جواہرات میں ملبوس ہوئے۔ جس کی خوشبو سے تمام عالم معطر ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ خواب بہت مبارک ہے۔ تعبیر گو پوری طرح درست نہیں۔ مگر قریب قریب درست ہے

(۴۹)

دیکھا۔ کہ میں کسی جگہ گیا ہوں اور وہاں کچھ احراری ہیں۔ پھر ایک جماعت نماز کے لئے کھڑی ہوگئی۔ میں بھی کھڑا ہوا۔ نماز پڑھنے کے بعد جب امام صاحب مقتدیوں کی طرف منہ کرکے بیٹھے تو دیکھا کہ وہ امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ شمس صاحب بھی ہیں۔ اور غالباً کوئی اور بھی احمدی ہے۔ باقی کے نمازی احراری ہیں۔ جو احمدی ہوگئے ہیں اس کامیابی پر جب گفتگو ہوئی تو حضور نے فرمایا۔ یہ خاص خدا کا فضل ہے۔

میری بیوی نے دیکھا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے چہرہ مبارک سے ایک نور نکل کر دنیا میں پھیل رہا ہے

خاکسار:۔ عبداللہ جھگڑیا دایا انکلیسر ضلع بھڑوچ

(۵۰)

خواب میں ایسا معلوم ہوا۔ کہ بندہ حکیم علی احمد صاحب نیروا سطی ساکن چونہ منڈی لاہور کے مطب میں ہے۔ پہلے تو نیز کا دراز معلوم ہوا اور انہیں دو نوٹ ہیں پھر ایسا معلوم ہوا کہ نوٹ کسی نے دیوار کے قریب مٹی اور پتوں کے نیچے دبائے ہوئے ہیں اور بندہ نے مٹی وغیرہ ہٹاکر نوٹ نکال لئے۔ ان پر مٹی وغیرہ جمی ہوئی تھی بندہ نے شیشہ پر رکھ کر پانی سے دھولئے اور وہ سوکھ کر بالکل نئے نوٹوں کی طرح بن گئے۔ ان میں سے ایک دس روپے کا ہے اور دوسرا پانچ کا۔ بندہ نے خیال کیا کہ شائد کسی نے حکیم صاحب کے نوٹ اٹھاکر چھپا دئے ہیں۔ اس لئے بندہ انہیں حکیم صاحب کے پاس لے گیا اور ان کے ہاتھ میں دے دئے اور کہا کسی نے آپ کے نوٹ چراکر وہاں دیوار کے قریب چھپا دئے تھے۔ حکیم صاحب اس پر بہت ہی خوش ہوئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل پر میری دیانت کا اثر ہے وہ بندہ کو دس روپے کا نوٹ دیتے ہیں کہ یہ تم لے لو۔ مگر میں نے انکار کردیا۔ اس پر ایک آدمی جو حکیم صاحب کے پاس بیٹھا ہے کہنے لگا یہ اچھی نہیں۔ پھر حکیم صاحب نے بندہ کو پانچ روپے کا نوٹ لینے پر بہت مجبور کیا تو بندہ نے لے لیا۔ اس کے بعد حکیم صاحب اپنی جگہ سے اٹھے اور بندہ کو کہنے لگے۔ ادھر الگ ایک کونے میں آجاؤ میں تمہیں ایک بات بتانی چاہتا ہوں بندہ ان کے ساتھ ایک طرف کونے میں چلا گیا۔ وہاں جاکر حکیم صاحب آہستہ سے فرمانے لگے تم دیکھتے ہو نہ آج کل جو بے موسمی بارشیں ہوتی ہیں بندہ نے کہا کہ جی ہاں۔ اس پر انہوں نے فرمایا کہ میرے مطالعہ میں یہ بات آتی ہے کہ جب اس طرح بارشیں ہوں تو ان سے بڑے بڑے لوگ تباہ ہو جاتے ہیں۔ جب حکیم صاحب یہ فرمارہے تھے۔ تو بندہ کے دل میں بڑے بڑے لوگوں سے مراد ہمارے غیر احمدی مخالف تھے۔ پھر حکیم صاحب نے فرمایا کہ یہی نہیں بلکہ وہ غریب بھی جو ایسی تنگی اور مصیبت کے ایام میں بے صبری دکھائیں گے اس تباہی کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ بندہ کے دل میں اس وقت غریب لوگوں سے مراد وہ احمدی ہیں جو حضور کی نصائح کی خلاف ورزی کرنے والے ہیں۔ جب حکیم صاحب یہ فرما چکے تو بندہ نے شاید ان سے کہا یا دل میں یہ بات ہے کہ یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کا نتیجہ ہوگا۔ اس لئے آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا دامن تھام لینا چاہیئے۔ اس پر بندہ بیدار ہوگیا۔

خاکسار:۔ غلام مرتضےٰ خاں۔ باغبان پورہ

(۵۱)

دیکھا۔ کہ میں شیخ برادر بزاز کی دوکان پر قمیص اور دھوتی کا کپڑا خرید رہا ہوں۔ اسی اثنا میں میرے ہادی و رہبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی گذرتے گذرتے اس دوکان پر آگئے۔ اور میری چادر خریدی ہوئی کو دیکھنے لگے حضور نے اس چادر کو بہت پسند کیا۔ نیز میرے لئے دعا کی اس کے بعد پھر وہ مجھے اپنے ساتھ لے گئے ہم ایک جنگل میں پہنچے۔ میں حضور کے پیچھے تھا اور حضور آگے آگے تھے۔ وہاں مجھے ایک سیاہ سانپ دکھائی دیا۔ تو میں نے حضور علیہ السلام کو بتایا۔ انہوں نے کہا ہم اسی واسطے یہاں آئے تھے۔ پھر حضور نے اپنے عصائے مبارک سے اس سانپ کو مار دیا۔ اور فرمانے لگے۔ بس اب دشمن ختم ہوگیا اب ہماری جماعت کو اطمینان ہوگا۔ خاکسار:۔ سید خورشید علی شاہ فیروزپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

امرائے جماعت ہائے احمدیہ و دیگر عہدہ داروں کے نئے انتخاب کے متعلق ضروری اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ہمارا مالی سال ۳۰- اپریل ۱۹۳۵ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اور اسی تاریخ کو تمام امرائے جماعت ہائے احمدیہ و دیگر عہدہ داروں کی میعادِ تقرر بھی بلا استثنائے احدے ختم ہو رہی ہے یکم مئی ۱۹۳۵ء سے احمدی جماعتوں کے امیر اور عہدہ دار از سر نو مقرر کئے جائیں گے۔ اُمراء کی میعاد تو پہلے ہی سہ سالہ ہوتی ہے۔ یعنی وُہ تین سال کے لئے مقرر کئے جاتے ہیں لیکن صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن نمبر ۶۱ مورخہ ۲۷- فروری ۱۹۳۵ء میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ اُمراء کے علاوہ دُوسرے عہدہ دار بھی آئندہ سب کے سب تین سال کے لئے مقرر کئے جایا کریں۔ تاکہ جماعت کی تنظیم و تقویم زیادہ عمدہ طریق پر ہو سکے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ھٰذا تمام جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ یکم مئی ۱۹۳۵ء سے ۳۰- اپریل ۱۹۳۸ء تک تین سال کے لئے جو اُمراء اور عہدہ دار مقرر کئے جائیں گے۔ اُن کے انتخاب کے متعلق اب فوری کارروائی شروع ہو جانی چاہیئے۔ اور تمام انتخابات کی فہرستیں معہ ہر عُہدہ دار کے مکمل پتہ کے جس پر خط و کتابت کی جا سکے۔ ۲۰- اپریل سے قبل دفتر نظارت اعلیٰ میں بغرض منظوری بھجوا دی جائیں۔ منظوریوں کے اعلان اخبار الفضل میں انشاء اللہ تعالیٰ ساتھ کے ساتھ ہوتے رہیں گے۔ لیکن کام کا چارج انتخاب میں آنے والے نئے عہدہ داروں کو اپنے پیشروؤں سے یکم مئی کو لے لینا چاہیئے۔ سوائے امیروں کے کہ ان کے متعلق جب تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی منظوری کی اطلاع دفتر ہٰذا سے نہ پہنچ جائے۔ یا اعلان نہ ہو جائے۔ سابقہ امیر ہی کام کرتے رہیں۔ تاکہ انتظامی اُمور میں کسی قسم کا خلل واقعہ نہ ہو۔ اس اعلان کا اطلاق ہندوستان سے باہر کی جماعتوں پر بھی یکساں طور پر ہو گا۔ اس ترمیم کے ساتھ کہ وُہ اپنے عہدہ داروں کے انتخابات کی فہرستیں اعلان ہٰذا سے اطلاع پانے سے ایک عشرہ کے اندر اندر بھجوا دیں۔

انتخابات کے متعلق ضروری ہدایات

(ا) اُمراء کے متعلق اس قاعدہ کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے۔ کہ اُن کا انتخاب بذریعہ آراء شماری ہو یعنی کم سے کم دو تین اصحاب کے حق میں جماعت کے احباب آراء دیں۔ اور اُن کے نام معہ تعداد آراء حاصل کردہ کے بھیجے جائیں۔ اور ساتھ ہی اُن کی دینی حالت۔ دُنیوی وجاہت۔ اور انتظامی قابلیت کا بھی مختصر طور پر ذکر کر دیا جائے۔ امراء کے متعلق انتخاب کی رپورٹ دُوسرے عہدہ داروں کی فہرست سے بالکل جُدا کاغذ پر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ان کی منظوری کے لئے کاغذات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور بھیجے جاتے ہیں۔ یہ نہایت ضروری بات ہے۔ ورنہ حصولِ منظوری میں تاخیر کا اندیشہ ہے۔ اور بعض صورتوں میں نظر انداز ہو جانے کا بھی احتمال ہے:

(ب) عہدہ داروں کے انتخاب میں یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیئے۔ کہ محض عہدوں کی خانہ پُری مقصود نہیں ہے۔ بلکہ اصل غرض چونکہ خود کام کرنا۔ اور جماعت سے کام لینا ہے۔ اس لئے ایسے دوست انتخاب میں لئے جائیں۔ جو اخلاص اور جوش اور استقلال کے ساتھ خود سلسلہ کی خدمت کریں اور جماعت سے سلسلہ کی خدمت کرا سکیں:

(ج) جو دوست تین سال کے لئے عُہدہ دار مقرر کئے جائیں گے۔ وُہ بدوں خاص حالات کے اپنے عہدوں سے علیٰحدہ ہونے کے مجاز نہیں ہوں گے۔ کیونکہ بغیر خاص ضرورت کے نظام میں تغیر و تبدل نقصان دہ ہوتا ہے:

(د) بڑی بڑی جماعتوں میں ہر ایک شعبہ کے لئے علیٰحدہ علیٰحدہ کارکن مقرر کئے جائیں حسب ضرورت نائب اور معاون رکھنے کی اجازت ہے۔ مثلاً ایک سکرٹری مال۔ یا سکرٹری تبلیغ کے ساتھ حسب ضرورت ایک دو معاون یا نائب رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن یہ جماعت کا اندرونی انتظام ہے۔ مرکز سے ان کی منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں

(ھ) چھوٹی جماعتوں میں جہاں افراد کی تعداد کم ہے وہاں ایک ہی شخص کے سُپرد متعدد عہدے کئے جا سکتے ہیں لیکن اس بات کو پھر بھی مدنظر رکھا جائے۔ کہ اس وجہ سے کام میں ہرج اور نقصان واقعہ نہ ہو:

(و) بعض علاقوں میں نائب مہتمم تبلیغ۔ اور مہتمم امور عامہ اور انسپکٹر مقرر کئے جاتے ہیں۔ یہ عُہدے چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے تجویز نہیں کئے گئے۔ اس لئے جو عُہدہ دار ان عہدوں پر مقرر کئے جائیں گے۔ ان کی منظوری نظارت اعلیٰ سے نہیں دی جائے گی۔ بلکہ براہ راست دفتر متعلقہ سے ان کی منظوری حاصل کی جائے:

(ز) مؤذن۔ امام الصلوٰۃ۔ محصّل۔ لائبریرین۔ خادم مسجد۔ قاضی کا تقرر بھی صدر انجمن نہیں کرتی۔ اس لئے ان عُہدہ داروں کی منظوری بھی نظارتِ اعلیٰ سے نہیں دی جائے گی۔ یہ بھی جماعتوں کا اندرُونی انتظام ہے۔ گو مرکز کو ضرورت کے وقت دخل دینے کا حق حاصل ہے:

(ح) جنرل سکرٹری کا عُہدہ میری رائے میں بالکل ایک زائد عُہدہ ہے۔ اس کو اُڑا دینا چاہیئے۔ ہر ایک سکرٹری اور عُہدہ دار اپنی جماعت کے امیر یا پریذیڈنٹ کے سامنے براہ راست جوابدِہ ہے۔ جنرل سکرٹری کے واسطہ کی ضرورت نہیں۔ ہاں جن جماعتوں میں نہ امیر ہو۔ اور نہ پریذیڈنٹ وہاں جنرل سکرٹری مقرر کیا جا سکتا ہے تاکہ دُوسرے سکرٹریوں کی نگرانی ہوتی رہے:

(ط) پس صرف مندرجہ ذیل عُہدہ داروں کی منظوری نظارتِ اعلیٰ سے دی جائے گی۔ اور ان ہی عہدہ داروں کی فہرستیں آنی چاہئیں:

(۱) امیر۔ (۲) پریذیڈنٹ۔ (۳) وائس پریذیڈنٹ (۴) جنرل سکرٹری (جہاں نہ امیر ہو۔ اور نہ پریذیڈنٹ) (۵) سکرٹری تبلیغ۔ (۶) سکرٹری تعلیم و تربیت۔ (۷) سکرٹری اُمور عامہ (۸) سکرٹری امور خارجہ (۹) سکرٹری وصایا۔ (۱۰) سکرٹری مال (۱۱) سکرٹری تالیف و تصنیف (۱۲) سکرٹری ضیافت۔ (۱۳) محاسب۔ (۱۴) امین (۱۵) آڈیٹر:

ضروری نوٹ:- جو چند ایک جماعتیں ایک سال کے لئے انتخاب کر کے عہدہ داروں کی فہرستیں بھیج چکی ہیں۔ وُہ اس اعلان سے اطلاع پانے کے بعد دوبارہ تین سال کے لئے انتخاب کر کے فہرستیں روانہ کریں اُن کے پہلے انتخاب پر کوئی کارروائی نہیں ہو گی:

(۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء) — ناظر اعلیٰ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھاگلپور میں احمدیہ پراونشل ایسوسی ایشن کا شاندار جلسہ

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے احمدیہ پراونشل ایسوسی ایشن بہار کا پانچواں جلسہ ۱۹-۲۰-۲۱ر مارچ کو بھاگلپور میں زیر صدارت مولانا عبدالماجد صاحب بڑی کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ علماء کرام جناب مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل۔ اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد قادیان سے مولوی محمد سلیم صاحب مبلغ صوبہ بنگال کلکتہ سے اور جناب حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیر سے تشریف لائے اور نہایت پُر اثر تقریروں سے تین دن تک سامعین کو مستفیض کیا اجلاس ہر روز دو مرتبہ صبح ۸ سے ۱۱ بجے تک اور شام ۸ سے ۱۱ بجے تک ہوتے رہے۔ احمدی احباب صوبہ بہار کے مختلف حصوں سے شریک ہوئے۔ اور احمدی مستورات نے بھی پورا حصہ لیا۔ جن کے لئے الگ پردہ میں بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ غیر احمدی صاحبان اور ہندو صاحبان بھی کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوتے رہے۔ (نامہ نگار)

پروگرام جلسہ پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد

پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد کا سہ سالہ عام اجلاس تعطیلات محرم میں بمقام پشاور منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ کارروائی ٹھیک ۹ بجے صبح بتاریخ ۱۳ر اپریل ۱۹۳۵ء مسجد احمدیہ میں شروع ہوگی امراء و پریذیڈنٹ صاحبان یا ان کے قائم مقام نمائندگان کی حاضری اس جلسہ میں نہایت ضروری ہے۔ لہٰذا کارکنان انجمن ہذا کی پُرزور درخواست ہے۔ کہ وُہ مقررہ وقت پر تشریف لا کر شمولیت فرماویں۔ طعام و قیام بذمہ انجمن ہوگا۔ دور سے تشریف لانے والے نمائندگان کے اخراجاتِ سفر بھی انجمن ادا کر سکتی ہے۔

پروگرام حسب ذیل ہوگا

۱۔ دعا۔ تلاوت و نظم۔
۲۔ خطبۂ صدارت۔ قاضی محمد یوسف صاحب پراونشل امیر
۳۔ رپورٹ ہائے کارگذاری صیغہ جات رپورٹ آڈیٹر سیکرٹری صاحبان صیغہ جات۔ آڈیٹر۔
۴۔ گزشتہ کارروائی پر تبصرہ و ضرورت و اہمیت پراونشل انجمن خان بہادر محمد علی خاں صاحب آف کوہاٹ۔
۵۔ انتخاب پراونشل امیر و دیگر کارکنان مجلس عاملہ برائے سال ۱۹۳۵-۳۶ء۔
۶۔ تبلیغی نظام کے متعلق تجاویز۔ مولوی دل محمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ۔
۷۔ بجٹ سالانہ و اصولی سکیم قرضہ جات و وظائف وغیرہ وطریق اخراجات۔ سکرٹری مال و آڈیٹر۔
۸۔ دیگر تجاویز جو نمائندگان کی طرف سے بروقت موصول ہوں گی۔

مقامی انجمن ہائے صوبہ سرحد جلد اطلاع دیں۔ کہ وہ کس صاحب کو نمائندہ بنا کر بھیج رہی ہے۔ اور اگر وہ کوئی تجویز پیش کرنا چاہیں۔ تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔
(مرزا غلام حیدر وکیل جنرل سکرٹری پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ سرحد نوشہرہ چھاؤنی)

موضع سُندر گڑھ ضلع امرتسر میں احمدیوں پر مظالم

موضع سندر گڑھ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں بعض اشرار احمدیوں کو سخت تکلیف دے رہے ہیں۔ احمدی نمبردار کی دو بھینسیں چوری کر لی گئی ہیں۔ مسجد میں نماز پڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔ کوئیں سے پانی لینا بند کر رکھا ہے۔ احمدیوں کی ایستادہ فصلوں کو نقصان پہونچایا جا رہا ہے۔ چھوتیوں سے مسلح ہو کر قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ ضلع امرتسر کے بیدار مغز ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر اور دیگر ذمہ وار حکام سے گزارش ہے۔ کہ فوری توجہ فرما کر ان مظالم کا انسداد کریں:۔ (نامہ نگار)

سائیکل بھیجنے والوں کا شکریہ

جن دوستوں کی طرف سے دفتر تحریک جدید کو سائیکل پہنچے ان کے اسماء درج ذیل ہیں بھیجنے والے دوست اس فہرست میں دیکھ لیں۔ کہ کیا ان کا ارسال کردہ سائیکل پہونچ گیا ہے اور اگر اس لسٹ میں ان کا نام درج نہ ہو۔ تو وُہ تحقیقات کریں حضور نے ان دوستوں کا شکریہ ادا فرمایا ہے۔ اور دعا بھی فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو حقیقی خادم دین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

۱۔ میاں عبدالرحیم صاحب بوٹ ساز قادیان۔
۲۔ جماعت احمدیہ گنج
۳۔ قاضی محمد عبداللہ صاحب قادیان۔
۴۔ بشارت احمد صاحب پسر مولوی عبدالرحمٰن صاحب قادیان
۵۔ عطاء الرحمٰن صاحب پسر مولوی عبدالرحیم صاحب درد قادیان
۶۔ سید محمد اسماعیل صاحب قادیان۔
۷۔ منشی محمد حمید الدین صاحب۔ قادیان۔
۸۔ ظہور احمد صاحب سہارن پور۔
۹۔ بابو محمد سعید صاحب راولپنڈی۔
۱۰۔ چودہری عبداللہ خان صاحب قصور۔
۱۱۔ سید مقصود علی صاحب مانسہرہ۔
۱۲۔ نذیر احمد صاحب دہلی۔
۱۳۔ منظور الٰہی صاحب پسر شیخ غلام احمد صاحب واعظ قادیان
۱۴۔ ڈاکٹر شفیع احمد صاحب۔ دہلی۔
۱۵۔ حافظ محمد عبداللہ صاحب۔ نکودر۔
۱۶۔ صوفی علی محمد صاحب۔ لاہور چھاؤنی۔
۱۷۔ میاں محمد رمضان صاحب دہلی۔
۱۸۔ میاں کرم الدین صاحب۔ دہلی
۱۹۔ سید مصطفےٰ حسین صاحب حیدر آباد دکن۔
۲۰۔ شیخ احمد محمود صاحب لاہور۔
۲۱۔ چودہری محمد جان صاحب ہیڈ سلیمان۔ ضلع فیروز پور
۲۲۔ حافظ محمد اسحاق صاحب قادیان۔
۲۳۔ محمد عاصم صاحب مینشور بنگال۔
۲۴۔ شیخ محمد صدیق صاحب قصور:۔ (پرائیویٹ سیکرٹری)

ایک ضروری پوسٹر کے متعلق اعلان

جو مضمون الفضل مجریہ ۲۷ر مارچ ۱۹۳۵ء میں بعنوان "ممبران انجمن اشاعت اسلام لاہور تقویٰ سے کام لیں" شائع ہوا ہے۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے اسے بائیس ۲۲ ہزار کی تعداد میں بصورت پوسٹر و ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ اور جماعتوں کو بھیجا جا رہا ہے۔ اس لئے جماعتوں سے توقع کی جاتی ہے کہ اس کی اشاعت میں پورے اہتمام سے کام لینگے۔ جن جماعتوں کو یہ پوسٹر اور ٹریکٹ نہ پہونچے ہوں۔ وہ براہ راست نظارت دعوۃ و تبلیغ سے حاصل کریں۔ احباب اشاعت میں اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ ان کی تقسیم ایسے لوگوں میں ہو۔ جو سلسلہ سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور سنجیدگی سے مسئلہ متنازعہ فیہا کے متعلق صحیح صحیح معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں:۔ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

صداقتِ احمدیت کے متعلق ایک بچے کا خواب

جہلم سے ساتویں جماعت کے ایک بچہ نے جو ابھی احمدی نہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنا حسب ذیل خواب لکھ کر بھیجا ہے۔

ایک احمدی ماسٹر صاحب مجھے گھر پر تعلیم دیا کرتے ہیں۔ اور اکثر حضرت صاحب کی صداقت کے متعلق دوسرے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن کسی مخالف نے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو گالیاں دیں۔ جو مجھے بہت بُری معلوم ہوئیں۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ مجھے کہتے ہیں۔ لڑکے گھبراؤ نہیں۔ یہ آدمی بہت جلد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب نیشنل یونینسٹ پارٹی کی طرف سے جناب چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کو دعوت

جناب چوہدری صاحب کی شاندار ملکی خدمات کا اعتراف

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بار ایٹ لار کے وائسرائے کی مجلس عاملہ کی رکنیت کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہونے پر آپ کے اعزاز میں یونینسٹ پارٹی کی طرف سے نیڈو ہوٹل میں ۲۰ مارچ کو شاندار لنچ دیا گیا۔ پارٹی کے سرکردہ ممبروں کے علاوہ سر فیروز خان صاحب نون وزیر تعلیم خان بہادر نواب مظفر خان صاحب ریونیو منسٹر اور بہت سے معززین موجود تھے۔

چوہدری چھوٹو رام صاحب کی تقریر

چوہدری چھوٹو رام صاحب لیڈر یونینسٹ پارٹی نے تقریر کرتے ہوئے جناب چوہدری صاحب کو زبردست خراج تحسین ادا کیا۔ انہوں نے کہا آپ نہ صرف ہماری پارٹی کے ایک رکن بلکہ سرگرم اور قابل رکن ہیں۔ اور پارٹی کی قوت کے لئے قلعہ کی مانند ہیں۔ آپ کی جدائی ہماری پارٹی کے لئے نقصانِ عظیم ہے۔ ہم ایک چمکدار نہیں۔ بلکہ نہایت چمکدار ہیرا کھو رہے ہیں۔ اس جدائی سے ہمیں صدمہ ہے۔ مگر پنجاب کے اس نقصان سے ہندوستان کو فائدہ پہنچے گا۔ آپ کی کام کرنے کی قابلیت اور مضبوط کیرکٹر کے لئے زیادہ وسیع میدان عمل کی ضرورت تھی۔ آپ اپنے اعلیٰ کام سے پارٹی کے وقار، شہرت اور عزت میں اضافہ کرنے کا باعث ہوں گے۔ آخر میں آپ نے اپنی پارٹی کی طرف سے جناب چوہدری صاحب کے لئے نئے میدان عمل میں خلوص قلب کے ساتھ کامیابی کی خواہش کا اظہار کیا۔

جناب چوہدری صاحب کا جواب

جناب چوہدری صاحب نے یونینسٹ پارٹی کے لیڈر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا میں ممنون ہوں۔ کہ آپ نے پارٹی کے وسیع کاموں کے تعلق میں میری حقیر خدمات کا ذکر کیا ہے۔ پندرہ سال ہوئے اس پارٹی کی بنیاد پنجاب کے قابل ترین فرزند سر فضل حسین صاحب نے رکھی۔ پارٹی کو نہایت عمدہ سرپرست ملے۔ اور اس کا مستقبل نہایت شاندار ہے۔ جن لوگوں نے اس پارٹی کے کام کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ اس نے اپنے کاموں سے اپنی اہمیت ثابت کر دی ہے۔ وضع قوانین اور انتظامیہ معاملات کے تعلق میں اس کا شاندار ریکارڈ موجود ہے۔

پنجاب ریگولیشن اکاؤنٹس بل اور قرضہ ریلیف بل کے علاوہ جن سے غریب اور کمزور جماعتوں کا بوجھ ہلکا ہو گیا ہے اور ان کی مصیبت میں معتد بہ کمی ہو گئی ہے۔ تعلیم حفظان صحت اور ذرائع رسل و رسائل کے سلسلہ میں اس پارٹی نے شاندار کام کیا ہے۔ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے۔ میں اس پارٹی کا ممبر ہونے میں فخر محسوس کرتا ہوں۔ آپ نے ہمیشہ اپنی تائید سے مجھے ممنون کیا۔ اپنے نئے حلقہ عمل میں اگر اس اعانت کے چوتھائی حصہ کے برابر بھی مجھے تائید حاصل ہو جائے۔ تو میں اپنے آپ کو خوش قسمت خیال کروں گا۔

چند ضروری امور

آپ نے چند ضروری امور بیان کرتے ہوئے فرمایا اگرچہ اس کام کے لئے پارٹی کے زیادہ تجربہ کار لیڈر موجود ہیں۔ مگر میں بھی چند باتیں کہنی چاہتا ہوں۔ آپ کو علم ہے کہ کم از کم صوبجات میں جلد ہی نیا دستور نافذ ہونے والا ہے۔ امید ہے کہ ۱۹۳۷ء میں جاری ہو جائے گا۔ نئے دستور میں ایک نمایاں تغیر یہ ہو گا۔ کہ کونسل میں نامزد ممبر بالکل نہ ہوں گے۔ سرکاری بلاک سے ایسے وزراء کے قیام کا کام لیا جاتا رہا ہے جن کو منتخب ممبران کا اعتماد حاصل نہ تھا۔ نئے دستور میں یہ بات نہ ہو گی۔ اس لئے اب خاص طور پر تیار ہو جانا چاہیئے۔

آئندہ پارٹیاں جب تک زیادہ واضح بنیادیں اعلیٰ انتظام اور خاص پروگرام لے کر نہ آئیں گی۔ نئے دستور سے پورا فائدہ نہ اٹھا سکیں گی۔ یونینسٹ پارٹی کو چاہیئے۔ کہ اپنے نظام کو مضبوط کرے۔ اور مختلف مقامات پر مجالس اور دفاتر قائم کرے تاکہ پارٹی کے ٹکٹ پر ایک خاص پروگرام کے ماتحت امیدواران کو انتخاب کے لئے کھڑا کیا جائے۔ انتخاب کے بعد منتخب ممبروں کو اپنے ساتھ ملانے سے کام نہیں چلے گا۔ پارٹی کو انتخاب میں ایک مجوزہ پالیسی ایک مسلم لیڈر اور زبردست تنظیم کے ساتھ داخل ہونا چاہیئے۔ اور پارٹی کے ممبروں کو اس نظام پر قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ذاتی اختلاف اور مفاد کو پارٹی کے مفاد پر قربان کر دینا چاہیئے۔

پارٹی کے لئے قربانی کی ضرورت

اکثریت کے فیصلے آخر میں خواہ غلط ہی ثابت ہوں۔ پھر بھی پارٹی کا پورا وفادار رہنا چاہیئے۔ اگر ان چیزوں کو مدنظر نہ رکھا گیا اور ان پر عمل کرنے میں سستی کی گئی۔ تو اکثریت کی بجائے منظم اقلیت نئی اصلاحات سے زیادہ فائدہ حاصل کر لے گی۔ تقریر ختم کرتے ہوئے جناب چوہدری صاحب نے پارٹی کے لیڈر چوہدری چھوٹو رام صاحب اور سکرٹری نواب احمد یار خان صاحب دولتانہ کی ان کے سرگرمی سے کام کرنے کی وجہ سے بہت تعریف کی۔ اور فرمایا ان کا کام دانشمندی اور ذاتی قربانی کا نمونہ ہے۔ اور انہوں نے جس طریق سے کام کیا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ پارٹی کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں۔ تالیوں کے درمیان چوہدری صاحب کی تقریر ختم ہوئی۔

نہایت دل آزار اور اشتعال انگیز اشتہار

کے خلاف

صدائے احتجاج

لاہور چھاؤنی ۲۰ مارچ آج جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی کے اجلاس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن بالاتفاق رائے پاس ہوا:۔ ملتان کے کسی شخص مسمی غلام محمد نے جو اشتہار بعنوان "منشی غلام احمد قادیانی کی نبوت کا بطلان" شائع کیا ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی اسے نہایت ہی دل آزار، اشتعال انگیز اور امن سوز خیال کرتی ہوئی اس کے خلاف بطور پروٹسٹ انتہائی نفرت اور حقارت کا اظہار کرتی ہے۔ اور امید رکھتی ہے کہ قیام امن کے ذمہ دار افسر ایسے گندے لٹریچر کی اشاعت کو روکنے کے لئے تدابیر اختیار کریں گے۔ نیز قرار پایا کہ اس ریزولیوشن کی نقول (۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز (۲) صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع ملتان (۳) صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع گورداسپور اور (۴) اخبار الفضل قادیان کو بھیجی جائیں۔

جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی۔

سکرٹریان تبلیغ کے پتے درکار ہیں

دفتر دعوت و تبلیغ کو تمام جماعتوں کے سکرٹریان تبلیغ کے نام معہ مفصل پتہ کے درکار ہیں۔ فوراً مطلع فرمایا جائے۔ نیز یہ بات نوٹ کر لی جائے۔ کہ ہر نئے سکرٹری کے تقرر پر دفتر کو فوراً اطلاع دی جایا کرے۔ اور جن جماعتوں نے اپنے سکرٹری تبلیغ مقرر نہیں کئے۔ انہیں جلدی تجویز کر کے اطلاع دینی چاہیئے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سے گفتگو

میری مخالفت صرف گورنمنٹ اور اس تعلیم سے ہے جو حکومت کی اطاعت سکھائے

۲۷ مارچ صبح کو جب گاڑی امرتسر سے بٹالہ کی طرف روانہ ہونے والی تھی۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اور مولوی بہاء الحق صاحب قاسمی معہ دیگر ہمراہیوں کے اسی ڈبہ میں آکر بیٹھ گئے۔ جس میں بہت سے احباب جماعت احمدیہ لاہور و لاہور چھاؤنی بیٹھے ہوئے تھے۔ اور جن میں سے قابل ذکر دوست۔ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل۔ حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ۔ صوفی علی محمد صاحب۔ مولوی محب الرحمٰن صاحب اور معراج الدین صاحب پہلوان تھے۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے احمدی معززین تھے۔ جن کے نام میں نہیں جانتا امرتسر سے گاڑی کی روانگی کے ساتھ ہی بندہ نے عصمت انبیاء کے متعلق حضرت آدم علیہ السلام کا واقعہ پیش کر کے مولوی ظہور حسین صاحب سے ایک سوال پوچھا۔ جس کے جواب میں اونہوں نے مفصل تقریر کی۔ اور عصمت انبیاء کو واضح کرتے ہوئے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ثابت کی۔

حکیم مرہم عیسیٰ صاحب نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سے مخاطب ہو کر کہا۔ میں نے آپ کا مضمون ختم نبوت پر پڑھا ہے کیا آپ اپنے ان الفاظ کا مطلب سمجھائیں گے؟ کہ صرف ختم نبوت پر ہی اسلام کا دارومدار ہے۔ اس کے علاوہ کسی مسئلہ کی ضرورت نہیں۔ میں آپ کی اس عبارت کا مطلب نہیں سمجھا۔ سید عطاء اللہ شاہ صاحب نے جواباً کہا۔ میں یہاں اس کا جواب دینے کے لئے تیار نہیں۔ اس پر حکیم صاحب جواب کے لئے مصر ہوئے۔ تو بخاری صاحب نے کہا۔ کہ اب عدالت میں اس کا جواب آجائے گا۔ حکیم صاحب کے مکرر سہ کرر اصرار پر آپ نے جواب دیا۔ کہ میں اس کا جواب کسی وقت آپ کے مکان پر ہی آکر دے دوں گا۔ اور اگر چاہتے ہیں۔ تو کسی اپنے جلسہ میں مجھے اجازت دیں میں اپنے خیالات کا اظہار وہاں کر دوں گا۔ یا آپ ہمارے کسی جلسہ میں آئیں تو میں آپ کو اس جلسہ کا صدر مقرر کر کے آپ کی صدارت میں اس مضمون پر تقریر کر دوں گا۔ مگر کسی صورت بھی مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ میرا تجربہ ہے۔ کہ مناظرہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ میں سوائے دو مواقع کے کبھی مناظرہ میں شامل نہیں ہوا ایک دفعہ صدر کی حیثیت سے اور ایک دفعہ سامع کی حیثیت سے اور بس۔

اس پر حکیم صاحب نے کہا۔ کہ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کیوں نہیں کر لیتے۔ تاکہ صحیح طور پر آپ کو خدمت دین کا موقعہ مل سکے۔ اس پر بخاری صاحب نے ایک نوٹ بک نکالی اور اس سے وہ حوالجات جن میں کہ برٹش گورنمنٹ کی برکات کا ذکر اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی تعلیم ہے پڑھ کر کہا میں ہرگز ہرگز ایسی تعلیم کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جو ایک طاغوتی اور شیطانی حکومت کا جوا ہماری گردن پر رکھتی ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ قانون کی آڑ لے کر ملک میں فسق و فجور زناء و بدکاری پھیلاتی ہے۔ شراب خانے کھلواتی ہے۔ اور چار چار آنوں کے لائسنس دے کر چکلے کھلواتی ہے۔ اس گورنمنٹ کے ماتحت ہم قرآن پر عمل نہیں کر سکتے۔ لوگوں کو شراب پینے سے نہیں روک سکتے۔ زناء سے نہیں روک سکتے۔ اور یہ تعلیم مرزا صاحب نے قرآن کے خلاف دی ہے۔ کہ ایسی گورنمنٹ کی اطاعت کی جائے۔ یہ حکومت اولی الامر منکم کی مصداق نہیں ہو سکتی۔ میری احمدیوں سے کوئی مخالفت نہیں۔ میری مرزا صاحب سے کوئی مخالفت نہیں۔ اور نہ ہی میاں محمود احمد صاحب سے کوئی مخالفت ہے۔ میری صرف گورنمنٹ سے مخالفت ہے۔ اور اس تعلیم سے مخالفت ہے جو گورنمنٹ کی فرمانبرداری سکھاتی ہے۔ یہ گورنمنٹ یتحاکموں الی الطاغوت کی مصداق ہے۔

اس پر حکیم صاحب نے کہا۔ کہ پھر آپ بھی تو اسی گورنمنٹ سے محاکمہ کرا رہے ہیں۔ کیونکہ آپ نے ہی اس حکومت سے استدعا کی ہے۔ کہ میری صفائی میں فلاں فلاں گواہ لئے جائیں۔ اس پر بخاری صاحب کچھ لاجواب سے ہو گئے۔ اور کہنے لگے اس سے مری غرض یہ ہے۔ کہ مری مخالف پارٹی کے اعتقادات سرکاری ریکارڈ میں آجائیں۔ اور اسی طرح ادہر ادہر کی باتوں میں وقت ٹالتے رہے۔

اس کے بعد مولوی ظہور حسین صاحب نے اس کا جواب دینا شروع کیا۔ کہ گورنمنٹ کی اطاعت اس لئے فرض ہے۔ کہ اس کے ماتحت ہر شخص اپنے مذہب کی تبلیغ آزادی سے کر سکتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی مذہب کے تمام نقائص بیان کئے۔ اور ملکہ معظمہ آنجہانی کو تبلیغ اسلام کی۔ اور پھر ہم نے اس گورنمنٹ کے اپنے مرکز لنڈن میں مسجد بنائی ہے۔ اور عیسائیت کے خلاف وہاں ہماری تبلیغ جاری ہے۔

خاکسار:۔ فضل الدین سکرٹری تبلیغ۔ لاہور چھاؤنی

احمدی طلباء کو مشورہ دینے والی کمیٹی کا اعلان

"جدید تحریکات کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے احمدی طلباء کو مشورہ دینے کے لئے ایک سب کمیٹی تجویز فرمائی تھی۔ اور اس کا یہ کام مقرر کیا تھا۔ کہ احمدی طلبا کو اعلیٰ تعلیم اور مختلف لائنوں کے متعلق مناسب مشورہ دیا کرے۔ تاکہ سلسلہ کے بچے اچھے رستہ پر پڑ کر سلسلہ کے لئے بہترین وجود ثابت ہوں۔ چونکہ اب نیا تعلیمی سال شروع ہونے والا ہے۔ اس لئے اعلان ہذا کے ذریعہ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جو احباب اپنے متعلق یا اپنے بچوں کے متعلق آئندہ تعلیم یا آئندہ لائن ملازمت یا کاروبار یا پیشہ وغیرہ کے متعلق مشورہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی اپنی درخواست خاکسار کے پاس ارسال فرما دیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل امور کے متعلق تصریح ہونی چاہیئے۔ نام طالبعلم۔ ولدیت۔ قومیت۔ تاریخ پیدائش۔ اس وقت کیا تعلیم پا رہا ہے اور کیا کیا مضمون لئے ہوئے ہیں۔ کس مضمون میں خاص مذاق ہے۔ کونسا مضمون خاص طور پر کمزور ہے۔ سکونت کیا ہے۔ صحت کیسی ہے۔ گذشتہ یونیورسٹی کے امتحانوں میں نتایج کیا رہے ہیں۔ خاندان میں کس کام کی زیادہ روایات پائی جاتی ہیں۔ یعنی افراد خاندان کیا پیشہ رکھتے ہیں۔ اور اگر سرکاری ملازم ہوں تو کس عہدہ پر ملازم رہے ہیں۔ صحت کیسی ہے۔ کون کون سی کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ مالی حالت کیسی ہے۔ یعنی گارڈین کتنے روپے ماہوار تک خرچ برداشت کر سکتے ہیں۔ وغیر ذالک

ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان

واپسی قرضہ

واپسی قرضہ ساٹھ ہزار میں ماہ مارچ ۳۵ء کا قرعہ خواجہ عبید اللہ صاحب اوورسیر مالاکنڈ کے نام نکلا ہے۔ اور خواجہ صاحب کو روپیہ بھیج دیا گیا ہے

ناظر امور عامہ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محافظ جنین

حبّ اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گر جاتے ہیں۔ مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتے ہیں۔ سبز پیلے، دست، قے، بخار، تشنج، درد پسلی یا نمونیا۔ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج "حب اٹھرا" رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست۔ مضبوط۔ اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک ۱۱ تولہ ہے۔ یکدم منگانے پر للعہ علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر

حکیم نظام جان اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

خطبات محمود

ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم کا ریویو

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کو منشی محمد شفیع صاحب مالک نور اینڈ کمپنی کٹڑہ جہیل سنگھ امرتسر نے شائع کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ حضور کے خطبات میں جو نور ہے۔ وہ کسی احمدی دوست سے پوشیدہ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے حضور کے ہاتھ میں اس جماعت کی باگ دوڑ اسوقت دی۔ جبکہ جماعت کو ایک خطرناک دھکا لگا تھا۔ حضور نے اس کمزور جماعت کو نہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھڑا کیا۔ بلکہ اسے ایک مستحکم چٹان کیطرح بنا دیا۔ جماعت کی اصلاح اور ترقی کے لئے حضور نے جو خطبے فرمائے وہ اسوقت تک صرف اخبارات تک محدود تھے۔ الحمد للہ کہ اب منشی صاحب نے ان کو جمع کر دینے کا عزم کر لیا ہے۔ جس کا پہلا حصہ چھپ چکا ہے۔ قیمت صرف ۱۰ر بمعہ محصولڈاک ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے احباب کو چاہیئے کہ کثرت سے خرید کر منشی صاحب کی حوصلہ افزائی کریں۔ تاکہ یہ سلسلہ جاری رہ سکے۔

خطبات محمود منشی صاحب سے مندرجہ ذیل پتہ پر مل سکتا ہے:—

منشی محمد شفیع احمدی مالک نور اینڈ کو کٹڑہ جہیل سنگھ امرتسر

بہترین چھپائی

ہماری معرفت ہر قسم کی بہترین لکھائی چھپائی بارعایت ہو سکتی ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ پتہ یہ ہے:—

محمد شفیع احمدی کاتب کٹڑہ جہیل سنگھ امرتسر

ایک سب اسسٹنٹ سرجن کی ضرورت

سب اسسٹنٹ سرجن احمدی احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دو ہفتہ تک پنجاب کے ایک دیہاتی علاقے میں عارضی طور پر چند ماہ کیلئے ایک آسامی سب اسسٹنٹ سرجن کی خالی ہونیوالی ہے بہت ممکن ہے کہ یہ عارضی انتظام ایک سال تک ممتد ہو جائے۔ اور پھر بعد میں مستقل ہونیکا موقعہ بھی مل سکے۔ خواہشمند احباب اعلان دیکھتے ہی اپنی درخواستیں سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ کے نام لکھکر اور جگہ کا نام خالی چھوڑ کر دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ ناظر امور عامہ قادیان۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس کے پڑھنے سے بھلا ہی بھلا ہے

اٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے
پھر دیکھ خدا کیا کرتا ہے

بیروزگاری بھی ایک آفت جان ہے۔ خدا دنیا میں کسی کو بیروزگار نہ کرے۔ خوشحالی اور لطف زندگانی کا ایک اعلیٰ ذریعہ فن صابون سازی بھی ہے۔ جس سے ہزاروں فاقہ کش کس مپرس اشخاص رنگے گئے اور لاکھوں کے بن گئے۔ یہ عظیم الشان ہنر ۱۵ سال سے ہم سکھاتے ہیں۔ اور معززین کی بے شمار سندات رکھتے ہیں۔ ڈنکے کی چوٹ ہمارا دعویٰ ہے کہ بیروزگاروں کو گھر بیٹھے کپڑا دھونے کے اعلیٰ ترین صابون تین من پکا صرف ۵-۶ روپیہ لاگت کے اور انگریزی صابون ہر قسم کے ہم خدا کے فضل سے ماسٹر اور ماہر بنا دیتے ہیں۔ آپ اپنے ہاتھوں تیار کر کے بے اختیار پکار اٹھیں گے۔ کہ اس قدر سستے۔ خوبصورت بے عیب اور نہایت آسان صابون نہ پہلے دیکھے نہ سنے۔ قلیل سرمایہ سے دوگنا منافع کا یہی کام ہے۔ یہ سچ مچ کیمیا ہے۔ اللہ کا نام لے کر کمر بستہ بن کر بیروزگاری کو اب دھکے مار کر گھر سے باہر نکال دیجئے۔ چار نسخے بذریعہ وی۔ پی پر تحریری ہدایات بھیجے جائیں گے اگر صابونوں میں کوئی بھی نقص ثابت ہو۔ تو حلفیہ بیان پر فیس واپس بمعہ پانچ روپیہ انعام کی جائے گی۔ آج تک تیس روپے فیس لیتے رہے مگر ہمدردی بیروزگاران کی خاطر آج سے ۱۵ مئی ۱۹۳۵ء تک صرف تین روپے فیس کا اعلان کرتے ہیں۔ سیکھے جس کا جی چاہے۔ انعامی تین نسخے تیز تر شنہ سرکہ ایک دن میں بنانے۔ بے ضرر بال اڑانے کا پوڈر بنانے اور ۵ منٹ میں سیاہ خوبصورت بال بنانے کے بیش بہا نسخے ساتھ مفت لکھ کر بھیجے جائیں گے۔

پتہ

ذوالقرنین اینڈ برادرز قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے قیمت معہ محصولڈاک عہ صرف

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان

لانگ لائف گھڑیاں

ہماری عام فہرست میں اگرچہ دو تین روپیہ کی بھی گھڑیاں ہیں۔ مگر مندرجہ بالا ہیڈنگ کی مصداق تجربہ شدہ یہی لیور گھڑیاں ہیں۔ جن کی شکلیں دیدہ زیب پرزے اچھے مضبوط جو کلو غرض ہر لحاظ سے قابل قدر ہیں۔ ہماری معلومات و خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ عام مروجہ گھڑیاں سنہری سفید مختلف ڈیزائن کی موجود ہیں۔ قیمت مندرجہ چاندی کی مع ہٹے، رولڈ گولڈ ۱۵ و ۱۰ بمعہ تسمہ و ڈبیا۔ میڈیم کا ۸ر علاوہ محصول وغیرہ۔

عا رسٹ واچ — قیمت
، نکل لیور — ۱۲
" " میڈیم — ۱۳
" " سلور کیس — ۱۵
" " رولڈ گولڈ — ۱۸
عے بیبی لیور — ۱۲
" — ۱۴
عے بسلور — ۱۶

المشتہر: **منیجر احمدیہ واچ ایجنسی شاہجہانپور یوپی**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نئی دہلی ۲۹ مارچ- اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں ہوم ممبر نے بتایا- کہ جو لوگ قانون ترمیم ضابطہ فوجداری بنگال کے مطابق نظر بند کئے گئے ہیں ان کے ضمانت پر رہا کئے جانے کے سوال پر گورنمنٹ بنگال غور کرتی رہی ہے لیکن اس امر کے متعلق کوئی سوال زیر غور نہیں کہ نظر بندوں کو عام طور پر رہا کیا جائے۔

پشاور ۲۸ مارچ - جوڈیشل کمشنرز بینچ نے بار ایسوسی ایشن کی رائے کی تائید کرتے ہوئے فیصلہ کیا ہے- کہ ان وکلاء کو جنہیں جوڈیشل کمشنرز کورٹ نے درجہ اول کے وکلاء کی حیثیت دی ہے- سرحدی وکلاء کے قانون کی دفعات کی پابندیوں سے آزاد سمجھا جائے- کراچی رولنگ کی بنا پر ججوں نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ پرانے بیرسٹروں کو اول درجہ کے وکلاء کی حیثیت دیں

لاہور ۲۸ مارچ- بمبئی میں ہیضہ کی وجہ سے حکومت عراق نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان سے روانہ ہونے والے تمام مسافروں کو ہیضہ کا ٹیکہ لگوانے کا سرٹیفیکیٹ حاصل کرنا چاہیئے- اگر ایسا کرنے سے وہ قاصر رہیں گے- تو انہیں وہاں پہنچنے پر ٹیکا لگایا جائے گا۔

گوڑگاؤں ۲۸ مارچ - ۲۶ مارچ کو بعد دوپہر فیروزپور جھرکہ کی تحصیل کے گیارہ دیہات میں جو ایک ہی لائن پر واقع ہیں- اولوں کی زبردست بارش ہوئی- اور کھڑی فصلوں کو بیحد نقصان پہنچا- کھیتوں میں کام کرنے والے لوگوں کو اس قدر بھی مہلت نہ مل سکی کہ وہ بھاگ کر کسی مکان میں پناہ لے سکتے کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض لوگ وہیں مر گئے- میدانوں میں چرتے ہوئے بے شمار مویشیوں کا بھی یہی حشر ہوا- علاقہ متاثرہ میں اولوں کے علاوہ بارش کا ایک قطرہ بھی نہیں گرا۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ - زراعتی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے ضمنی مطالبات زر کے متعلق اسمبلی میں حکومت نے تحریک پیش کی- کہ انسٹی ٹیوٹ کو پوسا سے دہلی منتقل کرنے کی غرض سے مبلغ ۳۶ لاکھ روپیہ دیا جائے- مگر یہ تحریک ۵۲ آراء کے مقابلہ میں ۲۷ سے نامنظور ہو گئی۔

الہ آباد ۲۷ مارچ - سر تیج بہادر سپرو ۲۳ اپریل کو بمبئی سے انگلستان روانہ ہو جائینگے- اور تین ماہ تک انگلستان رہیں گے۔

لاہور ۲۹ مارچ - وکٹوریہ ڈائمنڈ جوبلی ہندو ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ کے ۴۸ طلباء کو جنہیں ۲۵ مارچ اس الزام میں گرفتار کیا گیا تھا- کہ انہوں نے سکول کے دروازوں پر پکٹنگ کیا- اور متعلقین سکول کو سکول میں داخل ہونے سے روکا- ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں چالان پیش ہوا - ایک لڑکا دو صد روپیہ کی ضمانت حاضری پر رہا تھا باقی ۴۷ لڑکوں نے ضمانت یا مچلکہ پر رہا ہونے سے انکار کر دیا۔

الہ آباد ۲۹ مارچ- بریلی کا ایک متمول سنار دوکان بند کر کے سونے اور دوسرے زیورات کا تھیلا گھر کو لیجا رہا تھا- کہ کسی نے اس پر پستول سے فائر کیا اور تھیلا لے کر رفوچکر ہو گیا- سنار کو ہسپتال پہنچا دیا گیا جہاں وہ مر گیا۔

بغداد ۲۸ مارچ - شاہ فیصل کی بیوہ ملکہ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئیں۔

لنڈن ۲۸ مارچ- سر جان سائمن ہوائی جہاز کے ذریعہ برلن سے لنڈن آ گئے ہیں۔

بمبئی ۲۹ مارچ گورنر بمبئی کے حکم کے مطابق بمبئی کونسل معطل کی گئی ہے۔

وارسا ۲۸ مارچ - پولینڈ کا جدید آئین منظور ہو گیا ہے جس کے باعث وزارت مستعفی ہو گئی ہے- جدید آئین کے روسے صدر ایم ماسکی کو ڈکٹیٹر کے اختیارات حاصل ہیں۔

قاہرہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ یورپ کی موجودہ فضا اور دیگر ممالک کی جنگی تیاریوں کے پیش نظر مصر میں بھی جنگی تیاریاں شروع ہو گئی ہیں - اس امر کی کوشش ہو رہی ہے کہ جملہ کالجوں میں فوجی تعلیم لازمی قرار دی جائے۔

رنگون ۲۹ مارچ- مسلمانوں کے ایک اجلاس میں قرارداد کے ذریعہ یہ طے پایا- کہ ایک کمیٹی کے ذریعہ مغل بادشاہ بہادر شاہ ثانی - ملکہ زینت محل اور دیگر ارکان شاہی کے مقبروں کی حفاظت کی جائے۔

نئی دہلی ۳۰ مارچ- آج اسمبلی کے اجلاس میں حکومت کی طرف سے اصلاح دیہات کے کام کے لئے ایک کروڑ تیرہ لاکھ روپیہ منظور کرنے کی تحریک پیش ہوئی- جو پاس ہو گئی

نئی دہلی ۲۸ مارچ- مسٹر جے سی نکسن آئی- سی- ایس جو ہندوستان اور برما کے مالیاتی ٹریبونل کے سلسلہ میں لنڈن میں خاص خدمات پر مامور تھے- ٹریبونل کا کام ختم ہونے کی وجہ سے واپس ہندوستان آ گئے ہیں- اور حکومت ہند کے دفتر مالیات میں ایڈیشنل سکرٹری کی حیثیت سے کام کریں گے۔

نئی دہلی ۳۱ مارچ- انڈین سالٹ ایکٹ ۱۸۸۲ء کی دفعہ ۷ میں گورنر جنرل باجلاس کونسل نے یہ ترمیم کی ہے کہ برما اور عدن کے علاوہ برطانوی علاقہ میں تیار شدہ یا درآمد شدہ نمک پر آئندہ سوا روپیہ فی من کے حساب سے محصول کیا جائے گا۔

الہ آباد ۳۱ مارچ - گذشتہ جمعہ کے روز یوپی کے اکثر اضلاع کی جامع مساجد میں یوم سر فضل حسین نہایت کامیابی سے منایا گیا۔

روم ۳۰ مارچ - اطالیہ کے نائب وزیر جنگ نے اطالیہ کی جنگی تیاریوں کے متعلق ایک پرجوش تقریر کے دوران میں کہا- کہ سامان حرب بسرعت تمام تیار کیا جا رہا ہے بم- توپیں- ہاتھ سے پھینک کر مارنے والے بم اور گولہ و بارود بمقدار کثیر تیار ہو چکا ہے - اور یہ تمام سامان جنگ موسم بہار میں فوج کو تقسیم کر دیا جائے گا- جرنیل موصوف نے کہا کہ سیاسی تنازعات کے موجودہ دور میں کسی کو کیا خبر ہے کہ جنگ کس وقت چھڑ جائے- بہت ممکن ہے کہ چند روز کے اندر ہی جنگ کا آغاز ہو جائے- آئندہ موسم بہار تک ۱۹۱۲ء کی تمام ریزرو فوج (تین لاکھ) کے علاوہ چھ لاکھ مزید فوج تیار ہو جائے گی- جو بہترین طریق پر منظم و مسلح ہو گی۔

نظام نگر ۳۰ مارچ - اعلیٰ حضرت نظام حیدر آباد نے نظام ساگر بند کا افتتاح کیا - افتتاحیہ رسوم کو ادا کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا- کہ یہ بند ریاستی انجنیروں کی بہت بڑی کامیابی کی دلیل ہے - اس کی تعمیر سے رعایا کے ہزاروں مزدور برسر روزگار ہو گئے- بلکہ غریب کاشتکاروں میں سے بھی ہزاروں اشخاص اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ کیونکہ پانی کی فراوانی کے باعث بے شمار قطعات زمین میں کاشت کا بندوبست ہو جائے گا - اس کے بعد حضور نظام نے بجلی کا بٹن دبایا- جس سے بند کے دروازے کھل گئے اور پانی جاری ہو گیا۔

برسلز ۲۹ مارچ - وزارت کے ایک اعلان کے ذریعہ بنک کے کارکنوں کو اختیار دیا گیا ہے- کہ وہ سونے کی ادائیگی بند کر دیں- اگرچہ بلجیم کا معیار طلا ایک عارضی مدت کے لئے گر چکا ہے- تاہم حکومت پھر وہ معیار قائم کرنا چاہتی ہے

جموں ۳۰ مارچ مہاراجہ صاحب کشمیر بذریعہ ہوائی جہاز براستہ کراچی انگلستان روانہ ہو گئے ہیں- آپ وہاں ملک معظم کی سلور جوبلی کی تقریب میں شامل ہونگے

نئی دہلی ۳۰ مارچ - اسمبلی میں سر جیمز گرگ نے براڈ کاسٹنگ فنڈ میں دینے کے لئے بیس لاکھ روپے کا ایک ضمنی مطالبہ پیش کیا- جو منظور ہو گیا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا- اور قادیان سے ہی شائع کیا- ایڈیٹر- غلام نبی